فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۲۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: بعض دفعہ اخبارات میں لکھا ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کا حل بتائیں اور انعام پائیں، کیا ایسا انعام لینا جائز ہے؟

جواب: یہ انعام جائز ہے، اس میں سود یا جوا کا کوئی عنصر نہیں، جو پیسے اخبار خریدنے کے لیے دیے ہیں، اس کے بدلے اخبار مل گیا ہے، انعام کے بدلے میں کوئی چیز نہیں دی جاتی ہے، لہٰذا یہ انعام وصول کرنا درست اور جائز ہے۔

سوال: اگر کسی مقابلہ میں داخلہ فیس لی جائے اور داخلہ فیس کی تمام رقم جیتنے والے کو دی جائے، تو کیا اس مقابلہ میں شرکت جائز ہے؟

جواب: یہ مقابلہ بازی جائز نہیں۔ یہ جوا کی صورت ہے۔ جواء ناجائز وحرام ہے۔

سوال: بعض بینکوں نے ایک خاص قسم کا اکاؤنٹ جاری کیا ہے، جو اس اکاؤنٹ میں رقم رکھے گا، اسے سود تو نہیں ملے گا، مگر اسے ایک مقابلہ بازی میں شریک کر لیا جاتا ہے، جس سے لاکھوں روپے جیتے جا سکتے ہیں، کیا ایسا اکاؤنٹ کھلوانا جائز ہے اور کیا اس سے ملنے والا انعام لینا جائز ہے؟

جواب: ایسے اکاؤنٹ میں رقم رکھوانا جائز نہیں، کیونکہ اگر انعام کے بعد اصل رقم واپس نہ دی جائے، تو یہ واضح جوا ہے، جو کہ حرام ہے اور اگر اصل رقم کے ساتھ اضافی رقم واپس ملے، تو اہل علم اسے بھی سود کہتے ہیں، اگرچہ بعض اہل علم نے اس صورت کو سود قرار

نہیں دیا،مگر یہ معاملہ مشتبہ ضرور ہے اور مشتبہات سے اجتناب ضروری ہے۔

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''حلال وحرام دونوں واضح ہیں، ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں، بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے، تو جو شبہات سے بچ گیا، اس نے دین وعزت کو بچا لیا اور جو شبہات میں مبتلا ہو گیا، وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، تو قریب ہے کہ وہ اس چراگاہ میں چرائے گا، سن لیں! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیا ہیں، خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہوتا ہے، جب وہ درست ہوتا ہے، تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے، جب وہ خراب ہو جاتا ہے، تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، یاد رکھیں! وہ دل ہے۔''

(صحيح البخاري : 52، صحيح مسلم : 1599)

سوال: ساحل سمندر پر ایک جگہ مچھلیاں پکڑنے کا مقابلہ ہوتا ہے، جو اس مقابلہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے، اس سے داخلہ فیس لی جاتی ہے، پھر وہ داخلہ فیس انعامات میں تقسیم کر دی جاتی ہے، جو جتنی بڑی مچھلی پکڑتا ہے، اسے اتنا زیادہ انعام دیا جاتا ہے، ایسے مقابلہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: یہ واضح جوا ہے، جس میں ایک طرف سے رقم دی جاتی ہے، تو واپسی میں یا پہلی رقم سے زائد ملتی ہے یا دی ہوئی رقم بھی ڈوب جاتی ہے۔

سوال: پاکستانی ادارہ ہلال احمر ٹکٹیں فروخت کرتا ہے، بعد میں ٹکٹوں سے حاصل

شدہ رقم کو انعامات کی صورت میں تقسیم کرتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس کے جوا ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

(سوال): ووڈا کوم (Vodacom) کمپنی کے مقابلہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

(جواب): ووڈا کوم (Vodacom) کمپنی کا طریقہ کار یہ ہے کہ جو شخص اس کمپنی کو ایک ایس ایم ایس (SMS) بھیجتا ہے، اسے مقابلہ میں شریک کر لیا جاتا ہے، اس ایس ایم ایس پر کچھ رقم مثلاً بیس روپے کی کٹوتی ہوتی ہے، جو اس کمپنی کے اکاؤنٹ میں بھیج دیے جاتے ہیں، شام تک اس کمپنی میں جتنے ایس ایم ایس کی رقم جمع ہوتی ہے، اس رقم میں سے ایک گاڑی انعام کے لیے رکھی جاتی ہے، پھر قرعہ اندازی کی جاتی ہے، جس کا انعام نکلتا ہے، اس کو گاڑی دے دی جاتی ہے۔

یہ مقابلہ بازی سراسر جوا ہے، اس میں شرکت کرنا اور اس سے انعام لینا جائز نہیں۔

(سوال): ایک آدمی نے دوسرے کو قرض دیا، وعدہ کے مطابق قرض خواہ نے واپسی کا مطالبہ کیا، مگر مقروض بار بار ٹال مٹول کر رہا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مقروض کا استطاعت کے باوجود ٹال مٹول کرنا اور قرض خواہ کی رقم واپس نہ کرنا ظلم ہے۔ اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں، مقروض کو چاہیے کہ جلد از جلد قرض واپس کر کے اپنا معاملہ صاف کرے۔

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ.

''صاحب استطاعت کا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔''

(صحيح البخاري: 2400، صحيح مسلم: 1564)

قرض خواہ کو حق حاصل ہے کہ اگر مقروض استطاعت کے باوجود واپسی نہیں کرتا، تو اس پر قانونی کاروائی کرے۔

سوال: کیا قرض لینا گناہ ہے؟

جواب: بنیادی ضرورت کے لیے قرض لینا جائز ہے، مگر استطاعت کے باوجود اسے واپس نہ کرنا گناہ ہے۔ قرض لینا انسانی ضرورت ہے، یہ سود کا متبادل ہے۔ اسے فروغ دینا چاہیے، تا کہ سود کی لعنت سے بچا جا سکے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض رہن رکھی ہوئی تھی۔''

(صحيح البخاري : 2916، صحيح مسلم : 1603)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی:

يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَّثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهٗ، قَالَ : إِنْ وَفٰى لَهٗ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهٖ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلَا تَعْدُهُمْ إِلٰى غَيْرِهِمْ، فَأَدِّ عَنِّي هٰذَا الْمَالَ .

''عبداللہ بن عمر! دیکھنا کہ میرے ذمہ کتنا قرض ہے۔ حساب کیا، تو چھیاسی ہزار درہم یا اس کے لگ بھگ قرض بن گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آل عمر سے یہ قرض ادا ہو جائے، تو چکا دینا، نہیں تو بنو عدی بن کعب سے مانگنا، اگر پھر بھی پورا نہ ہو، تو قریش سے سوال کرنا۔ ان کے علاوہ کسی سے سوال نہ کرنا، بہر کیف میری طرف سے یہ قرض ادا کر دینا۔''

(صحيح البخاري: 3700)

سوال: ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار ریال قرض لیا، ایک سال بعد واپسی ریال کی صورت میں کرے گا یا روپے کی صورت میں، جبکہ روپے کی قیمت میں اضافہ ہو چکا ہے؟

جواب: جس کرنسی میں قرض لیا تھا، اسی کرنسی کے حساب سے قرض واپس کرے گا۔ واپسی کے وقت ایک ہزار ریال واپس کر دے یا ایک ہزار ریال کی موجودہ قیمت روپیوں میں واپس کر دے، تو درست ہے۔

سوال: ایک آدمی کے ذمہ ایک لاکھ روپے قرض ہے، مقروض نے قرض خواہ سے کہا کہ تم مجھے پانچ ہزار معاف کر دو، تو میں ابھی پچانویں ہزار واپس کر دیتا ہوں، کیا مقروض کا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: مقروض کے ذمہ ایک لاکھ کی ادائیگی ہے، وہ قرض خواہ سے زبردستی پانچ ہزار معاف نہیں کروا سکتا، بلکہ اس پر پوری رقم کی واپسی ضروری ہے، البتہ اگر قرض خواہ اپنی مرضی سے کچھ رقم معاف کر دے، تو یہ اس کا احسان ہوگا، مگر اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: دس سال پہلے ایک شخص نے دوسرے سے گاڑی خریدی، جس کی قیمت دس لاکھ طے پائی تھی، خریدار نے گاڑی قبضہ میں لے لی، مگر رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا، دس

سال بعد وہ تائب ہوا، اب وہ گاڑی کی رقم ادا کرنا چاہتا ہے، مگر خریدار اور فروخت کنندہ میں اختلاف ہو گیا ہے، خریدار دس سال پہلے والی قیمت یعنی دس لاکھ ہی ادا کرنا چاہتا ہے، جبکہ فروخت کنندہ موجودہ حساب سے قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے، اس مسئلہ کا شرعی حل کیا ہے؟

(جواب): اس گاڑی کی وہی قیمت ادا کی جائے گی، جو فریقین کے مابین دس سال پہلے طے پائی تھی، یعنی دس لاکھ روپے۔ کیونکہ دس سال پہلے ان کا سودا ہو چکا تھا، گاڑی بھی قبضہ میں لے لی گئی تھی، صرف رقم کی ادائیگی نہیں ہوئی اور وہ رقم دس سال تک خریدار کے ذمہ قائم رہی، جب وہ تائب ہوا، تو اس پر وہی قیمت لازم ہو گی، جس قیمت پر فریقین کے مابین سودا طے پایا تھا۔ فروخت کنندہ کے لیے موجودہ قیمت کا مطالبہ جائز نہیں۔

(سوال): کیا مقروض نفلی صدقہ کر سکتا ہے؟

(جواب): مقروض نفلی صدقہ کرے، تو اسے نیکی ملے گی۔ البتہ اسے جلد سے جلد قرض کی واپسی کرنی چاہیے۔

(سوال): قرض کی ادائیگی میں زائد دینا کیسا ہے؟

(جواب): اگر فریقین کے مابین زائد دینے کی شرط طے نہیں پائی، بلکہ مقروض اپنی مرضی سے تحفۃً زائد دیتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، یہ بہترین ادائیگی ہے۔ البتہ اگر فریقین میں پہلے سے طے پایا تھا، تو یہ سود ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ میرا قرض تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرض ادا کیا اور (تبرعاً اصل رقم سے) زائد بھی دیا۔''

(صحيح البخاري : 2394، صحيح مسلم : 715)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوهُ، فَطَلَبُوا سِنَّهُ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ : أَعْطُوهُ، فَقَالَ : أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللّٰهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

نبی کریم ﷺ کے ذمہ ایک آدمی کا اونٹ (ادھار) تھا، وہ آپ سے مانگنے آیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اونٹ دے دیں۔ صحابہ کرام کو اس عمر کا اونٹ نہ ملا، بلکہ اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی دے دیں، اس نے کہا: آپ نے مجھے پورا ادا کیا ہے، اللہ بھی آپ کو پورا پورا بدلہ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ میں سے بہتر وہ ہے، جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتا ہے۔''

(صحيح البخاري : 2393، صحيح مسلم :1601)

سوال: اگر مقروض قرض کی ادائیگی سے انکار کرتا ہو، کیا قرض خواہ کسی اور طریقہ یا حیلہ سے قرض وصول کر سکتا ہے؟

جواب: اگر مقروض استطاعت کے باوجود قرض کی ادائیگی نہیں کرتا، تو قرض خواہ کو چاہیے کہ قانونی چارہ جوئی کرے، خود سے کوئی حیلہ یا طریقہ اختیار کرنے سے اجتناب کرے۔ کئی لوگ قرض نہ ملنے کی صورت میں دوسروں کے املاک پر قبضہ کر لیتے ہیں، یا کسی

کے جانور قبضہ میں کر لیتے ہیں، ایسے اُمور لڑائی جھگڑے کا باعث بنتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ معاملہ پنچائیت میں رکھے، اگر حل ہو جائے، تو درست، ورنہ قانونی کاروائی کرے۔

(سوال): ایک مسلمان کا کافر کے ذمہ قرض ہے، کافر سودی کاروبار کرتا ہے، تو کیا مسلمان کافر سے اپنے قرض کی رقم لے سکتا ہے، جبکہ کافر قرض کی ادائیگی سود کے پیسوں سے کر رہا ہو؟

(جواب): سودی کاروبار کرنے والا کافر ہو یا مسلمان، ہر صورت میں اس سے قرض کی رقم واپس لی جا سکتی ہے، سود کی رقم سودی کاروبار کرنے والے کے لیے حرام ہے، نہ کہ دوسروں پر بھی۔ قرض خواہ اپنا حق واپس لے رہا ہے، اس کا سود سے کوئی تعلق نہیں۔

(سوال): تعلیمی فیس ادا کرنے کے لیے سود لینا کیسا ہے؟

(جواب): سود لینا دینا حرام ہے، باعث لعنت ہے۔ کسی بھی مقصد کے لیے سودی لین دین کرنا جائز نہیں۔

(سوال): کیا قرض خواہ سود خور مسلمان سے قرض واپس لے سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں، لے سکتا ہے، قرض خواہ اپنا قرض واپس لے رہا ہے، سود کا گناہ سود خور پر ہے، کسی دوسرے پر نہیں۔

(سوال): کیا کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کا مال بطور قرض لے سکتا ہے؟

(جواب): آدمی نابالغ بچے کا قرض اپنے استعمال کے لیے بھی لے سکتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی لے سکتا ہے، کیونکہ نابالغ بچے کے مال میں ولی کو تصرف کا حق حاصل ہے، مگر وہ اسی کو قرض دے، جس سے واپسی کی اُمید واثق ہو۔

(سوال): قرض لینے کے لیے جو کاغذی کاروائی کی جائے، اس کے اخراجات کس

کے ذمہ ہیں؟

جواب: اس کے اخراجات قرض لینے والے کے ذمہ ہیں۔

سوال: انکم ٹیکس سے بچنے کے لیے سودی قرض لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہرگز جائز نہیں۔

سوال: پنشن فنڈ سے میت کا قرض ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب: سب سے پہلے میت کا قرض ادا کرنا ضروری ہے، جس کے لیے پنشن کی رقم بھی استعمال کی جا سکتی ہے، کیونکہ قرض کی ادائیگی تک میت کی روح معلق رہتی ہے، قرض کی معافی شہید کو بھی نہیں۔

سوال: ایک کمپنی اس شرط پر قرض دیتی ہے کہ تین ماہ تک واپسی کر دی، تو کوئی سود نہیں لگے گا، ورنہ سود بھی ادا کرنا ہوگا، کیا ایسی کمپنی سے قرض لینا جائز ہے، جبکہ تین ماہ سے پہلے واپسی کا یقین ہو؟

جواب: جس معاہدے میں سود کی شرط موجود ہے، اس کے جواز کی گنجائش نہیں، اس سے بچنے میں ہی عافیت ہے، معلوم نہیں کہ تین ماہ میں قرض واپس ہو سکے یا نہ سکے؟

سوال: کسی اہم ضرورت کے بغیر قرض لینا کیسا ہے؟

جواب: اگر بآسانی واپسی ہو سکتی ہے، تو غیر اہم اُمور کے لیے بھی قرض لیا جا سکتا ہے، البتہ غیر شرعی اور ناجائز کاموں کے لیے قرض لینا جائز نہیں۔

سوال: ایک شخص نے محفل میلاد کرانے کے لیے قرض مانگا، کیا اسے قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: محفل میلاد کا انعقاد بدعت ہے، بدعت کے لیے معاونت کرنا جائز نہیں، لہٰذا

علم ہونے کے بعد ایسے شخص کو قرض نہیں دینا چاہیے، یہ معصیت پر تعاون ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة : 2)

''نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔''

سوال: کیا میت کا قرض اس کے گھر والوں کے علاوہ کوئی اور بھی ادا کر سکتا ہے؟

جواب: کوئی بھی ادا کر دے، تو ادائیگی ہو جائے گی۔

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے، تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑھ جاتا، گویا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ ابھی صبح یا شام وہ تم پر حملہ آور ہونے والا ہے، آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرمایا: مجھے اور قیامت کو یوں (اکٹھا) بھیجا گیا ہے۔ نیز فرماتے: حمد و ثنا کے بعد! بہترین بات اللہ تعالی کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے، سب سے برے کام (دین میں) نئے کام ہیں، ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے:

أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ .

''میں ہر مؤمن کا اس کی جان سے بھی زیادہ دوست ہوں۔ جو مؤمن مال چھوڑ

کرفوت ہو، تو وہ مال اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑ جائے، تو
وہ میرے حوالے ہیں اور قرض میرے ذمہ ہے۔''

(صحیح مسلم : 867/43-45، المنتقی لابن الجارود : 297)

سوال: ودیعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ودیعت وہ مال ہے، جو کسی کے پاس رکھوایا جائے، اس پر کوئی معاوضہ نہ ہو۔
مال رکھوانے والے کو''مودِع''اور جس کے پاس رکھوایا جائے، اسے''مودَع'' کہتے ہیں۔

سوال: ودیعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ودیعت بالاجماع جائز ہے۔ مودَع پر مال کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔
جب مالک اپنی امانت واپس مانگے، تو اسے لوٹائی جائے۔

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾(النّساء : 58)

''اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کے حوالے کر دو۔''

② ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ﴾(البقرة : 283)

''اگر آپس میں امن و امان ہو، تو جسے امانت سونپی گئی ہے، وہ اس کی ادائیگی
(مالک کو) کر دے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے، جو اس کا رب ہے۔''

③ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ﴾

(آل عمران: 75)

''بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ آپ ان کے پاس خزانہ بھی بطور امانت رکھیں،
تو آپ کو واپس لوٹا دیں گے۔''

کوئی بھی چیز بطور امانت رکھنا معاشرتی ضرورت ہے، جس کا شریعت نے بھی لحاظ رکھا ہے۔ آیات بالا سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ امانت رکھنا جائز ہے، تب ہی تو اسے صحیح سلامت مالکوں کو لوٹانے کا حکم ہوا ہے۔ نیز امانت کو لکھنے اور بسا اوقات نہ لکھنے کا جواز بھی بیان ہوا ہے، اگر یہ جائز نہ ہوتا، تو اس کے عدم جواز پر نص قائم ہو جاتی۔

ودیعت کی حفاظت:

مودَع کے لیے ضروری ہے کہ وہ ودیعت کردہ مال کی حفاظت ایسے کرے، جیسے اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اسے اپنے قبضے میں رکھے اور لاپرواہی نہ کرے۔

سوال: ودیعت کردہ چیز مودَع کے پاس ضائع ہو جائے، تو اس کا نقصان کس کے ذمہ ہوگا؟ مودِع کے یا مودَع کے؟

جواب: اس کی مختلف صورتیں ہیں، بعض صورتوں میں اس نقصان کا ذمہ دار مودَع ہوگا اور بعض صورتوں میں یہ نقصان مودِع کا ہی ہوگا اور وہ مودَع سے مطالبہ کا مجاز نہ ہوگا۔

جن صورتوں میں مودَع ضامن ہے:

مندرجہ ذیل صورتوں میں نقصان کا ذمہ دار مودَع ہوگا۔

① مودَع مال کی حفاظت نہ کرے، بلکہ اسے تلف ہوتا دیکھے، لیکن باوجود استطاعت کے، اس کی حفاظت نہ کرے، مثلاً اس کے سامنے لوگ مال کو نقصان پہنچا رہے ہوں اور طاقت کے باوجود نہ روکے۔

② مالک کی اجازت کے بغیر مال کواستعمال کرنا شروع کر دیا اور اسی دوران نقصان ہو گیا، تو ذمہ دار بھی استعمال کرنے والا ہو گا۔

③ مودَع امانت کسی ایسے شخص کے سپرد کر دے، جو حفاظت کرنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو، اس کے پاس مال تلف ہو گیا، تو اس کا نقصان مودَع کے ذمہ ہو گا۔

④ ودیعت کردہ مال کو مودَع اپنے مال کے ساتھ اس انداز میں شامل کر لے کہ اسے علیحدہ کرنا دشوار ہو، تو بھی مودَع ذمہ دار ہے۔

⑤ اگر مودِع مال واپس مانگے، لیکن مودَع مکر جائے کہ آپ نے مجھے مال دیا ہی نہیں، پھر بعد میں اقرار کر لے، لیکن عذر پیش کرے کہ مال تلف ہو گیا ہے، تو اس صورت میں مودَع ضامن ہو گا اور مودِع مال کے مطالبہ کا مجاز ہو گا۔

جن صورتوں میں مودَع ضامن نہیں:

① اگر مال ودیعت پر قدرتی آفت آجائے، تو اس صورت میں نقصان کا ذمہ دار مودَع نہیں ہو گا، بلکہ اس کا نقصان مودِع (مال کے مالک) کو ہی ہو گا۔

② مال چوری ہو جائے یا ڈاکو لوٹ کر لے جائیں۔ مال کو بچانا مودَع کی استطاعت سے باہر ہو، تو نقصان کا ذمہ دار مودَع کو نہ ٹھہرایا جائے گا۔

③ مودَع نے چیز کو استعمال نہیں کیا، لیکن پھر بھی خراب ہو گئی، مودَع کو اس کے خراب ہونے کا بھی علم نہیں، تو اس خرابی کا ذمہ دار مودَع نہ ہو گا۔

سوال: زید نے عمرو کو زمین عاریۃً دی اور کہا کہ تم بیس سال تک اسے استعمال کرو، عمرو نے اس زمین میں رہائش کے لیے مکان تعمیر کیا، مگر دو سال بعد دونوں کا جھگڑا ہو گیا، تو زید نے عمرو کو زمین خالی کرنے کو کہا، اب عمرو کیا کرے؟

جواب: مالک مدت عاریت سے پہلے بھی اپنی چیز واپس لے سکتا ہے، البتہ مذکورہ

صورت میں عمرو کا مکان پر جو خرچہ آیا، وہ زید سے وصول کر سکتا ہے۔ اگر زمین میں عمرو کی فصل موجود ہے، تو اس کی قیمت بھی وہ زید سے وصول کر سکتا ہے۔

(سوال): زید نے عمرو سے کار عاریۃً لی، کار چلاتے ہوئے اس میں کوئی نقص واقع ہو گیا، تو اس خرابی کی ذمہ داری کس پر ہو گی؟

(جواب): اگر کار کی خرابی میں عمرو کا قصور ہے، تو نقصان کی ذمہ داری بھی عمرو پر ہو گی اور اگر عمرو کا قصور نہیں، تو اس پر ذمہ داری نہیں۔

(سوال): بکر نے خالد کو رہائش کے لیے ایک مکان عاریۃً دیا ہے، خالد ایک حصہ میں خود رہتا ہے اور دوسرے حصہ کو کرایہ پر دینا چاہتا ہے، آیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟

(جواب): مذکورہ صورت میں خالد کے لیے بکر کی اجازت کے بغیر مکان کا دوسرا حصہ کرایہ پر دینا جائز نہیں، البتہ اگر بکر نے اجازت دے رکھی ہے، تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال): ایک آدمی کا پٹرول پمپ ہے، ایک بینک اس پٹرول پمپ پر اے ٹی ایم (ATM) مشین لگانا چاہتا ہے اور یہ شرط لگاتا ہے کہ ہر مہینے پہلے تین ہزار لوگ (ATM) مشین استعمال کریں، تو پٹرول پمپ والے کو کچھ نہیں ملے گا اور تین ہزار سے زائد جتنے افراد (ATM) مشین سے پیسے نکالیں گے، ہر ایک کے بدلے اسے سو روپے ملے گے، کیا ایسا معاملہ کرنا جائز ہے؟

(جواب): یہ مشروط اجارہ ہے، جس کے عدم جواز کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، لہٰذا یہ معاملہ درست اور جائز ہے۔

(سوال): ایک ماہنامہ رسالہ والوں نے اعلان کیا کہ جو لوگ رسالہ نقد خریدتے ہیں، ان کے مابین قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات تقسیم کیے جائیں گے، کیا اس طرح کا انعام

وصول کرنا جائز ہے؟

(جواب): یہ انعام وصول کرنا جائز ہے، یہ ماہنامہ والوں کی طرف سے تحفہ اور احسان ہے، کیونکہ ماہنامہ کے خریدار اس قرعہ اندازی کے بدلے میں کوئی رقم ادا نہیں کرتے۔

(سوال): مدارس میں داخلہ فیس لینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): بعض اداروں میں جب مالی حالات خراب ہوتے ہیں اور اخراجات اٹھانا مشکل ہو جاتے ہیں، تو وہ دعوت عامہ کا اہتمام کرتے ہیں، اس دعوت میں جتنے لوگ شریک ہوتے ہیں، ان سے ادارے کے لیے اپیل کی جاتی ہے اور کھانے کی قیمت سے زائد رقم جمع کی جاتی ہے، تاکہ دیگر اخراجات میں صرف کی جا سکے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

(جواب): جائز تو ہے، مگر اس سے بہتر صورت اختیار کرنی چاہیے۔

(سوال): دعوت ولیمہ کے موقع پر دولہا یا دلہن کو ہدیہ دینا کیسا ہے؟

(جواب): ہدیہ دینا جائز ہے، خوشی کے موقع پر تحفہ دیا جا سکتا ہے۔

(سوال): بعض ہوائی جہاز کی کمپنیوں کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ جو ہماری کمپنی کے جہاز میں زیادہ سفر کرے گا، اسے فلاں ملک کا ایک ٹکٹ فری دیا جائے گا یا فلاں فلاں مراعات دی جائیں گی، اس کا لینا کیسا ہے؟

(جواب): یہ کمپنی کی طرف سے تحفہ اور تبرع ہے، اس کا لینا جائز اور درست ہے۔

(سوال): اسلم نے بخوشی اپنی زمین اپنے بھائیوں کو ہبہ کر دی، کچھ عرصہ بعد اسلم کا انتقال ہو گیا، اب اسلم کی اولاد وہ زمین واپس لینا چاہتی ہے اور وراثت کے مطابق آپس میں تقسیم کرنا چاہتی ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): جو چیز ہبہ کر دی جائے، وہ ملکیت سے نکل جاتی ہے، اسے واپس لینے کا بھی حق نہیں ہوتا، سوائے والد کے، کہ وہ اپنی اولاد کو ہبہ دے کر واپس لے سکتا ہے۔

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میرے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تا کہ ان تحائف پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں، جو انہوں نے مجھے دیے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو یہ تحائف دیے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: ''تو پھر یہ بھی واپس لے لیں۔''

(صحيح البخاري: 2586، صحيح مسلم: 1623)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ .

''ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے، جو قے کرنے کے بعد دوبارہ نگل لے۔''

(صحيح البخاري: 2621، صحيح مسلم: 1622)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو تحفہ دے کر اس سے واپس لے لے، بجز والد کے، جو وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے۔ جو تحفہ دے کر واپس لیتا ہے، اس کی مثال کتے جیسی ہے، جو کھاتا ہے، جب سیر ہو جاتا ہے، تو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 78,27/2، سنن أبي داوٗد : 3539، سنن النّسائي : 3720،
سنن التّرمذي : 2132، سنن ابن ماجه : 2377، وسندهٗ صحیحٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۹۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۴۶) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

لہٰذا مذکورہ صورت میں اسلم نے جو زمین ہبہ کر دی، وہ بھی اسے واپس لینے کا حق نہیں رکھتا، چہ جائیکہ اس کی وفات کے بعد اس کی اولاد واپسی کا مطالبہ کرے۔ یہ وراثت نہیں، کیونکہ اس پر اسلم کی ملکیت اس کی زندگی میں ہی ختم ہو چکی تھی۔

سوال: کیا کتابوں کو کرایہ پر دینا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اسلم کی گھڑی گم ہو گئی، اس نے زید سے کہا کہ اگر تم اس گھڑی کو تلاش کر لو، وہ تمہاری ہو گئی، زید نے گھڑی تلاش کی اور اسے مل گئی، اسلم اپنی بات سے انکاری ہو گیا اور گھڑی واپس لینا چاہتا ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: مذکورہ صورت میں اسلم کے لیے انکار کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ گھڑی زید کو دے چکا ہے۔

سوال: غیر مسلم کو قرآن کریم ہدیہ کے طور پر دینا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلم اگر قرآن پڑھ سکتا ہے، تو اسے بطور ہدیہ قرآن کریم دیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ یقین ہو کہ وہ قرآن کریم کی بے حرمتی نہیں کرے گا۔ اگر بے حرمتی کا اندیشہ ہے، تو اسے قرآن کریم نہیں دینا چاہیے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

''رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی زمین کی طرف قرآن کریم لے جانے سے منع فرمایا ہے، کہ کہیں دشمن قرآن کی بے حرمتی نہ کر دے۔''

(صحیح مسلم : 1869)

کافر ریاست میں قرآن لے جانا تب منع ہے، جب قرآن کی بے حرمتی کا اندیشہ ہو، لہٰذا جس کافر کے متعلق یقین ہو کہ وہ قرآن کی بے حرمتی نہیں کرے گا، اسے قرآن کریم ہدیہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: اگر غیر مسلم خنزیر کی کھال سے بنی جیکٹ ہبہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا ہبہ قبول نہیں کرنا چاہیے۔ خنزیر کے کسی عضو سے انتفاع جائز نہیں۔ یہ نجس العین ہے، لہٰذا اس کی کھال سے تیار شدہ جیکٹ کا تحفہ قبول کرنا جائز نہیں۔

سوال: کیا نابالغ بچوں کو کوئی چیز ہبہ کی جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں، نابالغ بچے کو کوئی چیز ہبہ کر دی، تو اس سے بھی واپس لینا جائز نہیں، سوائے والد کے، کہ وہ اپنے بچے سے ہبہ شدہ چیز کو واپس لے سکتا ہے۔

سوال: ایک والد نے بچے کے لیے دودھ کا ڈبہ خریدا، گھر آ کر معلوم ہوا کہ بچے کو دودھ کی ضرورت نہیں ہے، کیا والد دودھ کا ڈبہ کسی دوسرے بچے کو دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں، دے سکتا ہے، یہ ہبہ نہیں، اگر ہبہ بھی ہوتا، تب بھی والد کا اپنے بچے سے ہبہ شدہ چیز واپس لینا جائز ہے۔

سوال: ایک نابالغ بچے کو اس کے والد نے یا کسی نے کچھ رقم ہبہ کر دی، کیا والد بچے

کی رقم سے اس کے لیے کپڑے وغیرہ خرید سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا استاذ نابالغ بچے کا ہدیہ قبول کرسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، قبول کرسکتا ہے، بشرطیکہ بچے کے والدین کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

سوال: ایک شخص نے اپنا ایک پلاٹ مسجد کے لیے ہبہ کیا تھا، کیا اب وہ اسے بیچ کر رقم استعمال کرسکتا ہے؟

جواب: جس شخص نے پلاٹ مسجد کو ہبہ کر دیا، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ پلاٹ اپنی ملکیت میں لے یا اس میں تصرف کرے۔ اب وہ مسجد کی ملکیت ہے، البتہ اگر انتظامیہ چاہے، تو بیچ کر اس کی رقم کو مسجد کے کسی کام میں صرف کرسکتی ہے۔

سوال: جو جانور دوست کی طرف سے بطور ہبہ حاصل ہوا ہے، کیا اس کی قربانی کی جاسکتی ہے؟

جواب: جو چیز جسے ہبہ کی جاتی ہے، وہ اس کا مالک بن جاتا ہے، اس میں مکمل تصرف کرسکتا ہے، لہٰذا اگر موہوب جانور میں قربانی کی مکمل شرائط پائی جاتی ہیں، تو وہ اس جانور کی قربانی کرسکتا ہے۔

سوال: غیر شرعی تقریبات میں ہدیہ دینا کیسا ہے؟

جواب: غیر شرعی تقریبات میں شرکت کرنا جائز نہیں، نیز یہ بھی جائز نہیں کہ شرکت تو نہ کی جائے، مگر کسی کے ہاتھ ہدیہ بھیج دیا جائے، کیونکہ یہ گناہ کی حوصلہ افزائی ہے، جو کہ جائز نہیں۔

سوال: کیا ماں بیٹے کو مکان ہبہ کرسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں، کرسکتی ہے، مگر اس صورت میں تمام اولاد میں برابری کرے۔

(سوال): لڑکی اور لڑکے میں عشق ہے، اس میں ہدیہ دینا کیسا ہے؟

(جواب): لڑکی اور لڑکے کا آپس میں عشق کرنا غیر شرعی ہے، اس میں ایک دوسرے کو تحفے تحائف دینا جائز نہیں۔

(سوال): ایک عاشق نے اپنی معشوقہ کو قیمتی موبائل ہدیہ کیا، بعد میں ان کا تعلق ختم ہو گیا، اب لڑکا لڑکی سے موبائل واپس مانگ رہا ہے، کیا اس کا یہ تقاضا جائز ہے؟

(جواب): یہ الگ بات ہے کہ غیر محرم لڑکے لڑکی میں تحائف کا تبادلہ ناجائز اور غیر شرعی ہے، مگر اس میں دیے گئے ہدیہ اور تحفہ کو واپس لینا جائز نہیں۔

لہٰذا مذکورہ صورت حال میں لڑکی موبائل موہوب کی مالکہ ہے، لڑکے کے لیے واپسی کا مطالبہ جائز نہیں۔

(سوال): کیا ہبہ میں قبضہ شرط ہے؟

(جواب): جی ہاں، ہبہ کے صحیح ہونے کے لیے ہبہ شدہ چیز قبضہ میں لینا شرط ہے، اگر چیز قبضہ میں نہیں لی، تو ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ سے رجوع کا حق رکھتا ہے، البتہ جب ہبہ شدہ چیز پر قبضہ ہو گیا، تو ہبہ کرنے والا واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

یاد رہے کہ قبضہ میں عرف کا اعتبار ہوگا، مثلاً گاڑی کے ہبہ میں گاڑی کی چابی اور کاغذات حوالے کر دے، تو عرف میں یہ قبضہ ہی شمار ہوگا۔

(سوال): سود خور کا ہدیہ قبول کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، سود کا گناہ سود خور کے سر ہے۔